احکامِ داڑھی

مع

وجوب داڑھی پر

دلائل

مؤلف

حضرت علامہ مفتی **محمد ہاشم خان** العطاری المدنی مدظلہ العالی

مکتبہ بہار شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون:0322-4304109

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وعلىٰ آلك واصحابك يا حبيب الله

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔احکامِ داڑھی مع داڑھی کے وجوب کا ثبوت

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ بہار شریعت، لاہور

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 48

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 40روپے

اشاعتِ اول۔۔۔۔۔۔۔رجب المرجب 1432ھ، جولائی 2011ء

فہرس

سوال: اسلام میں داڑھی شریف رکھنے کا کیا حکم ہے؟ اور اس کا منڈانا کیسا ہے؟

جواب: اسلام میں داڑھی رکھنا واجب وضروری ہے اور اس کا منڈانا ناجائز وگناہ ہے۔اعلم علمائے ہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' حلق کردن لحیہ حرام است وروش افرنج وہنود وجوالقیان کہ ایشاں را قلندریہ '' ترجمہ: داڑھی منڈانا حرام ہے یہ افرنگیوں، ہندوؤں اور جوالقیوں کا طریقہ ہے جو قلندریہ بھی کہلاتے ہیں۔

(اشعۃ اللمعات،ج1،ص212،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں'' داڑھی کم از کم چار انگل چھوڑنا واجب ہے اور اس سے کم رکھنا جائز نہیں،حرام ہونے میں یہ بھی منڈانے کے مثل ہے اگرچہ منڈانا خبیث تر ہے''

(فتاوی رضویہ،ج22،ص689،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں'' تھوڑی کترنے سے سب منڈا دینا سخت وخبیث تر ہے کہ حرام حرام میں فرق ہوتا ہے بھنگ، چرس،شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے''

(فتاوی رضویہ،ج22،ص606،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: اس کے واجب وضروری ہونے پر قرآن وحدیث سے دلائل بیان فرمادیں۔

جواب: داڑھی کے واجب ہونے پر متعدد دلائل ہیں:

دلیل نمبر 1: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا کہ ان کا حکم مانا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے،اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داڑھی شریف رکھنے کا حکم فرمایا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿ **ما اتکم**

الرسول فخذوہ ومانھاکم عنه فانتھوا ﴾ترجمہ: جو کچھ یہ رسول کریم تمھیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔ (پ28، سورۃالحشر، آیت7)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿ **یایھاالذین امنوااطیعوااللہواطیعوا الرسول واولی الامر منکم** ﴾ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اپنے علما کی۔ (پ5، سورۃالنساء، آیت59)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿ **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ﴾ترجمہ: جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ5، سورۃالنساء، آیت80)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس**)) ترجمہ: مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ (صحیح مسلم، ج1، ص129، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(مسند احمد بن حنبل، ج2، ص362، المکتب الاسلامی، بیروت)

دلیل نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت وطریقہ کو اپنانے کا حکم فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہمیشہ داڑھی شریف رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة** ﴾ترجمہ: البتہ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ (پ21، سورۃالاحزاب، آیت71)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر تھے۔ (صحیح مسلم، ج2، ص259، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”موافق مخالف حتی کہ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود وتمام جہاں جانتا ہے کہ اس سرور جہاں و جہانیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت دائمہ مستمرہ (ہمیشہ کی سنت) داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت (ہمیشگی) فرمائی،

محافظت فرمائی، تاکید فرمائی ہدایت فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی“

(فتاوی رضویہ، ج22، ص631، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ترکِ سنت پر وعیدیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من لم یعمل بسنتی فلیس منی**)) ترجمہ: جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ص134، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من رغب عن سنتی فلیس منی**)) ترجمہ: جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔

(کنز العمال، ج7، ص98، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من خالف سنتی فلیس منی**)) جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں۔

(تاریخ بغداد، ج7، ص209، دارالکتب العربی، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی**)) ترجمہ: جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر، ج1، ص184، موسسة الرسالہ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترته الی سنتی فقد اھتدی ومن کانت الی غیر ذٰلک فقد ھلک**)) ترجمہ: ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔

(کنز العمال، ج16، ص276، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”جس میں عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے، مجوس و ہنود کی صورت بنے، ان جانگزا آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہوا پنا منہ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعائر کفر سے کنارہ کرے"
(فتاوی رضویہ،ج22،ص675،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

دلیل نمبر 3: مثلہ (اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بگاڑنا) حرام ہے اور داڑھی شریف کو مونڈنا اور منڈوانا مثلہ میں داخل ہے۔

مثلہ کی حرمت پر دلائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿**لا مرنهم فليغيرن خلق الله**﴾
ترجمہ: (شیطان بولا) بیشک انھیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں گے۔
(پ5،سورۃ النساء،آیت119)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا((**لعن الله من مثل بالحیوان**))
ترجمہ: اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے۔
(صحیح البخاری،ج1،ص338،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا((**من مثل بالحیوان فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین**)) ترجمہ: جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔ (کنز العمال،ج15،ص38،مؤسسة الرساله،بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے ((**اغزوا بسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولاتغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا**)) ترجمہ: جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو، اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو، نہ عہد توڑو، نہ مثلہ کرو، نہ کسی بچے کو قتل کرو۔
(صحیح مسلم،ج ا،ص ۳۵۲،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر کو بھیجتے ہوئے فرمایا((**سیروا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله ولا تمثلوا ولا تغدروا ولاتغلوا ولاتقتلوا**

ولیدا)) ترجمہ: چلو خدا کے نام پر خدا کے راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی، نہ خیانت، نہ بچے کا قتل۔(سنن ابن ماجه ،ص210،ایچ ایم سعید کمپنی،کراچی)

امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ وجہہ ایک حدیث طویل میں راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے((**لاتمثلوا باٰدمی ولا بهیمة**)) ترجمہ: مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو۔ (السنن الکبرٰی ،ج9،ص91،دارصادر ،بیروت)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں((**نهی رسول الله صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم عن النهبة والمثلة**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔
(صحیح البخاری،ج2،ص839،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**لاتمثلوا بشیء من خلق الله عزوجل فیه روح**)) ترجمہ: خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو۔
(المعجم الکبیر،ج۳،ص۲۱۸،المکتبه الفیصلیة ،بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اللہ اکبر! جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹکھنے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گزریئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت وانتقام ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ"
(فتاوی رضویہ،ج22،ص664،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من مثله بالشعر فلیس له عندالله خلاق**)) ترجمہ: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی،ج11،ص41،المکتبه الفیصلیة ،بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں "یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مو (بالوں کے مثلہ) میں ہے بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھنویں۔۔یا سیاہ خضاب کرے۔۔یہ سب صورتیں

مثلہ مو میں داخل ہیں اور سب حرام'' (فتاوی رضویه،ج22،ص664،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

داڑھی کا منڈانا مثلہ میں داخل ہے

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام'' (فتاوی رضویه،ج22،ص657،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

ہدایہ میں ہے''حلق الشعر فی حقها مثلة كحلق اللحية فی حق الرجال ''ترجمہ:عورت کا بال مونڈنا مثلہ یعنی حلیہ بگاڑنے کے مترادف ہے جیسا کہ مردوں کا داڑھی مونڈنا۔ (الهدايه، كتاب الحج،ج1،ص235،المكتبة العربيه، كراچی)

امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاسانی بدائع پھر علامہ قاری مسلک متقسط میں فرماتے ہیں''حلق اللحية من باب المثلة''ترجمہ:داڑھی مونڈنا از قسم مثلہ کے ہے۔
(بدائع الصنائع، ج2،ص141،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(المسلك المتقسط مع ارشاد الساری،ص152،دارالكتب العربی ،بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا، یہ مسئلہ واضحہ جلیلہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لئے داڑھی منڈا، ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں، بہتیرے مرد زنانے بنتے محافل میں ناچتے۔اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے'' (فتاوی رضویه،ج22،ص659،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''منہ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں، یوں ہی داڑھی منڈوانے والے تو یہ سب اسی ﴿فلیغیرن خلق الله﴾ (تو وہ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرینگے) میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ ورسول کے ملعون ہیں۔ (فتاوی رضویه،ج22،ص635،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں''علت وحرمت مثله وحلق

لحیه وامثال آں نیز همیں ست ''مثلہ یعنی حلیہ بگاڑنا اور داڑھی مونڈنے یا منڈوانے اور اس قسم کے دوسرے کام کرنے کے حرام ہونے کی یہی علت اور سبب ہے۔
(اشعة اللمعات،ج3،ص572،مکتبه نوریه رضویه، سکھر)

دلیل نمبر 4:اللہ تعالیٰ نے شعار اسلام (اسلام کی علامات) کی تعظیم اور حفاظت کا حکم دیا اور داڑھی شریف رکھنا شعار اسلام میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**ذٰلک ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب**﴾ترجمہ: بات یہ ہے اور جو تعظیم کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

(پ17،سورة الحج،آیت32)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿**یاایها الذین اٰمنوا الاتحلوا شعائر الله**﴾ترجمہ:اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔

(پ6،سورةالمائده ،آیت2)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام سے ہے۔امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں''انه شعائر الدين كالكلمة وبه يتميز المسلم من الكافر ''ختنہ کرنا کلمہ شریف کی طرح شعائر اسلام میں سے ہے اس سے مسلمان اور کافر میں باہم امتیاز ہوتا ہے۔
(عمده القاری شرح البخاری،ج22،ص45،ادارة الطباعة المنيرية ،بیروت)

جب ختنہ حالانکہ امر خفی مثلِ کلمہ طیبہ کے شعائر دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا، یہاں تک کہ مسلمانان ہند نے اس کا نام بھی''مسلمانی'' رکھ لیا۔تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولیٰ شعائر الاسلام وما بہ الامتیاز کرام ولیام ہے اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھئے مورد نزول جانوران ہدی میں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں انھیں شعار دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب

اس فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بے شک یونہی ہے تو بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اس کی تعظیم تقوٰی قلوب کا کام۔

(فتاوی رضویہ، ج22، ص636، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دلیل نمبر 5: اللہ تعالٰی نے ملتِ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا حکم دیا اور داڑھی شریف بڑھانا ملتِ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے ﴿**قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ**﴾ ترجمہ: بے شک تمھارے لئے حضرت ابراہیم اور ان اہل ایمان حضرات کی زندگیوں میں جو ان کے ساتھی تھے۔ بہترین اقتداء ہے۔ (پ28، سورۃ الممتحنۃ، آیت4)

اللہ تعالٰی فرماتا ہے ﴿**ومن یرغب عن ملۃ ابراھم الا من سفہ نفسہ**﴾ ترجمہ: اور ملت ابراہیمی سے کون بے رخی کرسکتا ہے سوا اس کے جسے اس کے نفس نے بے وقوف بناڈالا ہو۔ (پ1، سورۃ البقرۃ، آیت130)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا اور ان کی رسم وراہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیا کہ جو ہمارے حکم سے پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اسی کے لئے حمد ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج22، ص637، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دلیل نمبر 6: اللہ تعالٰی نے انبیاء علیہم السلام کی راہ پر چلنے کا حکم دیا اور انبیاء علیہم السلام کا طریقہ داڑھی شریف رکھنا ہے۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا ﴿**اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ**﴾ ترجمہ: یہ انبیاء وہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انھیں کی راہ کی پیروی کر۔ (پ7، سورۃ الانعام، آیت90)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ**)) دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہیں، ان میں سے مونچھیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی۔

(سنن ابی داؤد، ج1، ص8، آفتاب عالم پریس، لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلوۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ راہ انبیاء کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کریمہ ﴿**لاتأخذ بلحیتی**﴾ (میری داڑھی نہ پکڑو) میں لحیہ (داڑھی) کا فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف اشارہ نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر ان کی اقتداء کا حکم ہوا۔

(فتاوی رضویہ، ج22، ص638، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دلیل نمبر 7: اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کے طریقہ کو اپنانے کا حکم دیا اور شروع ہی سے تمام مسلمان مثلاً صحابہ، اہل بیت، اولیاء سب ہی نے داڑھی رکھی۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے ﴿**ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا**﴾ ترجمہ: جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ۔ (پ5، سورۃ النساء، آیت115)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روزِ ازل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے۔ اہل بیت کرام وصحابہ عظام وائمہ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے امت وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے۔

یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ (مونڈنا تو درکنار) اگر خلقۃً (پیدائشی طور پر) کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر سخت تاسف (افسوس) کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب سمجھا جاتا۔

علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈائیں کترائیں گے۔اس پیشگوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں مخرشوں مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندواوباش وبدوضع لوگوں میں، پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی وکبائر کے برا جانتے ہیں اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے لجاتے انھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں۔الحمدللہ یہ ان کے ایمان کی بات ہے شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اسے گناہ وقبیح جانیں مگر چوری سرزوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام وایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں۔

(فتاوی رضویه،ج22،ص639،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں ” قد ذکر فی بعض الاخبار ان للّٰہ تعالیٰ ملئکة یقسمون والذی زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان کث اللحیة وکذٰلك ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیة دقیقها وکان علی عریض اللحیة قد ملأت مابین منکبیه “ ترجمہ: حدیث میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اس کی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت بخشی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں سے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق وعثمان غنی کی داڑھی دراز وباریک مولی علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(احیاء العلوم،ج1،ص144،مطبعة المشهد الحسینی ،قاہرہ)

کاش بیس ہزار میں داڑھی مل جائے

مزید فرماتے ہیں ”وصف بعض بنی تمیم من رهط الاحنف بن قیس قال (وعبارة الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس) وددنا انا اشترینا للاحنف اللحیة بعشرین الفافلم یذکر حنفه فی رجله ولا عوره فی عینه وذکر کراهیة عدم لحیته وکان عاقلا حلیما “ ترجمہ: احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکمائے کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب نہ اس کج پر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کیلئے داڑھی خریدتے۔

(احیاء العلوم،ج1،ص144،مطبعة المشهد الحسینی ،قاہرہ)

کاش دس ہزار میں داڑھی مل جائے

مزید فرماتے ہیں ”وذکر عن شریح القاضی قال (ولفظ الاحیاء قال شریح) وددت لو ان لی لحیة بعشرة اٰلاف ففی اللحیة من خفایا الهوٰی ودقائق اٰفات النفوس ومن البدع المحدثة ثنتا عشرة خصلة من ذٰلك النقصان منها وذٰلك مثلة وذکر عن جماعة ان هذا من اشراط الساعة “ شریح قاضی (کہ اجلہ ائمہ واکابر تابعین سے ہیں زمانہ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولی علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوٰی میں ان سے رائے لیتے ۸۰ہجری سے پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کہ کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی۔تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے خفایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں ازانجملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی

ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے۔

(احیاء العلوم،ج1،ص144،مطبعة المشهد الحسيني ،قاہرہ)

مدارج شریف میں ہے ''آوردہ اند کہ لحیہ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را وھمچنیں لحیہ امیر المومنین عمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین ودرحلیہ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ عریضھا'' ترجمہ: منقول ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی مبارک ان کے سینہ اقدس کو ڈھانپ دیتی تھی یا ڈھانپے ہوئی تھی۔ اور اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک داڑھیاں تھیں کہ بڑی اور گنجان ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں کو ڈھانپ دیتی تھیں۔ اور حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلیہ مبارک میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم۔

(مدارج النبوة،ج1،ص15،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

دلیل نمبر 8: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داڑھی شریف رکھنے کا حکم امر کے صیغے کے ساتھ دیا اور (عندالاحناف) اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے الامر للوجوب یعنی امر سے واجب ثابت ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحیۃ**)) ترجمہ: مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔

(صحیح البخاری،ج2،ص875،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(صحیح مسلم ،ج1،ص129،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((**احفوا الشوارب واعفوا اللحی**)) ترجمہ: خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

(صحیح مسلم ،ج1،ص129،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(جامع الترمذی،ج2،ص100،امین کمپنی ،دہلی)

ایک حدیث پاک میں ہے ((**ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفا اللحی**)) ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

(صحیح مسلم،ج1،ص129،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(جامع الترمذی،ج2،ص100،امین کمپنی ،دہلی)
(سنن ابی داؤد،ج2،ص221،آفتاب عالم پریس، لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس**)) ترجمہ: مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

(صحیح مسلم ،ج1،ص129،قدیمی کتب خانہ، کراچی)
(مسند احمد بن حنبل،ج2،ص362،المکتب الاسلامی ،بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبهوا بالیهود**)) ترجمہ: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔ (شرح معانی الآثار،ج2،ص367،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب**)) ترجمہ: مونچھیں کترواؤ اور داڑھیوں کو کثرت دو، یہود ونصاریٰ کا خلاف کرو۔

(مسند احمد بن حنبل،ج5،ص265، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**اوفوا اللحی وقصوا الشوارب**)) ترجمہ: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

(المعجم الکبیر ،ج11،ص152،المکتبہ الفیصلیة، بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ((**ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔

(السنن الکبریٰ ،ج1،ص151،دارصادر، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((**لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی**)) ترجمہ: مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،ج1،ص449،دارصادر، بیروت)

اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال الانفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا، مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا (خط مبارک) کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔

سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کردیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انھیں یہاں بلائے، باذان نے اپنے داروغہ بانویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔((**انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلق لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی**)) ترجمہ: یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے، داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا، وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا۔

(تاریخ الخمیس،ج2،ص35،مؤسسۃ شعبان ،بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ”مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بانویہ خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان

کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی، تو جو مسلمان احکامِ حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے، اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا، مسلمان کی پناہ، امان، نجات، رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے، اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین“

(فتاوی رضویہ،ج22،ص648،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

دلیل نمبر 9: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ داڑھی شریف رکھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی کام کو ہمیشہ بغیر ترک کئے کرنا اس کام کے واجب وضروری ہونے کی دلیل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی شریف کے بارے میں چند احادیث:

حدیث 1: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر تھے۔(صحیح مسلم ،ج2،ص259،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)

حدیث 2: ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلاء و وجھہ تلاؤ القمر لیلۃ البدر ازھر اللون واسع الجبین کث اللحیۃ**)) ترجمہ: حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے، نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظم تھے، چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ،جگمگاتی رنگ، کشادہ پیشانی گھنی داڑھی۔

(شمائل الترمذی مع جامع الترمذی،ص2،امین کمپنی ،دہلی)

حدیث3: امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں((**بابی وامی کان ربعة ابیض مشربا بحمرة کث اللحية**)) میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد کے تھے، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، گھنی داڑھی۔

(کنز العمال ،ج7،ص172،موسسة الرساله، بیروت)

حدیث4: وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضخم الهامة عظیم اللحية**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش بڑی تھی۔

(دلائل النبوة للبیهقی،1،ص216،دارالکتب العلمیة، بیروت)

حدیث5: امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض اللون مشربا بحمرة ادعج العینین کث اللحية**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا، سرخی آمیز آنکھیں بڑی، خوب سیاہ داڑھی گھنی۔ (تہذیب تاریخ ابن عساکر ،ج1،ص318،داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث6: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجها واطیب الناس ریحا والین الناس کفاو کانت له جمة الی شحمة اذنیه و کانت لحیته قد ملأت من ههنا الی ههنا وامرید یه علی عارضیه**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم سے خوب تر مہک سارے زمانے سے خوشبوتر، ہتھیلیاں اپنے رخساروں سے نرم تر، بال کانوں کی لوتک، (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

(تہذیب تاریخ ابن عساکر،ج1،ص321،داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث7: وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ((**کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض الوجه کث اللحية احمر الاماقی اهدب الاشفار**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ گورا، داڑھی گھنی، آنکھوں کے سرخی

پلکیں دراز۔ (تہذیب تاریخ ابن عساکر ،ج1،ص322،داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں''کث اللحية تملؤ صدره''ریش مطہر گھنی سینہ منورہ کو بھرے ہوئے۔

(الشفاء لحقوق المصطفیٰ ،ج1،ص38،عبدالتواب اکیڈمی ،ملتان)

یہاں''سینہ''سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے۔

محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں''عدم الترك مرة دليل الوجوب''ترجمہ: ایک مرتبہ بھی نہ چھوڑنا وجوب کی دلیل ہے۔

(فتح القدير ،ج1،ص209،مکتبہ نوریہ رضویہ، پاکستان)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعا لازم ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرما دیتے یا قولا خواہ تقریرا جواز ترک بتا دیتے، اس لئے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو۔ ولہذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے۔ (فتاوی رضویہ،22،ص634،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

دلیل نمبر 10: صحابہ و تابعین کے آثار سے داڑھی منڈانے اور کترنے کی ممانعت۔

الآثار:

اثر1: امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں''رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه وابن ابی لیلی قاضی المدینة شهادة من کان ینتف لحیته''ترجمہ: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین واجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہیں ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے

(اکھیڑنے) والے کی گواہی ردفرمادی۔

(احیاء العلوم،ج1،ص144،مطبعة المشهد الحسيني، قاهره)

اثر2: یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں''شهد رجل عند عمر بن عبدالعزيز بشهادة وكان ينتف فنيكيه فرد شهادته ''ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیرالمومنین نے اس کی شہادت ردفرمادی۔

(احیاء العلوم،ج1،ص144، مطبعة المشهد الحسيني، قاهره)

اثر3: امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکرفرماتے ہیں''يكون في اٰخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولئك لا خلاق لهم ''ترجمہ: آخرزمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بےنصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں۔

(احیاء العلوم،ج1،ص145،مطبعة المشهد الحسيني، قاهره)

دلیل نمبر 11: ائمہ کرام وعلمائے اعلام کے اقوال سے داڑھی منڈانے اور کترنے کی ممانعت۔

ائمہ کرام وعلمائے اعلام کے اقوال:

فتح القدیر، بحرالرائق، غنیۃ ذوی الاحکام، درمختار، مراقی الفلاح ان سب کتابوں کے کتاب الصوم میں ہے'' الاخذ من اللحية وهي دون القبضة كما فعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل مجوس الاعاجم واليهود والهنود بعض اجناس الافرنج ''ترجمہ: جب داڑھی ایک مشت سے کم ہوتو اس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور ہیجڑے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندیوں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

(غنيه ذوي الاحكام،ج1،ص208،سهري كتب خانه، كراچي)

ہدایہ، زیلعی، بحرالرائق، غنیۃ، فتح اللہ المعین، ردالمحتار کی کتاب الجنایات میں ہے''يؤدب على ذلك لارتكابه المحرم ''ترجمہ: داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔ (الهدايه ،ج4،ص584، مطبع يوسفي، لكهنؤ)

مشکوۃ کی شروحات مرقاۃ، طیبی، لمعات میں ہے''قص اللحية كان من صنع الاعاجم وهواليوم شعار كثير من المشركين كالا فرنج والهنود ومن لا خلاق لهم في الدين من الفرق الموسومة بالقلندرية طهر اللّٰه عنهم حوزة الدين '' ترجمہ: داڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی، اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو ان سے پاک کرے۔

(مرقاة المفاتيح ،ج2،ص4،لمكتبة الحبيبيه، كوئٹه)

(شرح الطيبي على مشكوٰة المصابيح ،ج2،ص56،ادارة القرآن، كراچي)

کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع بحارالانوار میں ہے''فسبحنه مااسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحى عكس ما عليه فطرة جميع الامم قد بدلوا فطرتهم نعوذ باللّٰه ''ترجمہ: سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے ان لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اس خصلت کے جس پر تمام امم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

(مجمع بحار الانوار،ج4،ص158،مكتبه دارالايمان ،مدينه منوره)

لمعات شرح مشکوٰۃ ونصاب الاحتساب باب السادس میں ہے''هل يجوز حلق اللحية كما يفعله الجواليقون الجواب لايجوز ذكره في جناية الهداية وكراهة التجنيس ''ترجمہ: سوال: کیا داڑھی منڈانا جائز ہے جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں؟ جواب: ناجائز ہے ھدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اس کی تصریح ہے۔

(لمعات التنقيح شرح مشكوٰة المصابيح ،ج2،ص67،مكتبه المعارف العلميه، لاهور)

تبیین المحارم وردالمحتار میں ہے''ازالة الشعر من الوجه حرام الااذا نبت

للمرأۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالۃ بل تستحب ''ترجمہ: منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔
(ردالمحتار،ج5،ص239،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)

مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی اوراتحاف السادۃ المتقین میں ہے''لا یجوز حلقھا و لانتفھا و لاقص الکثیر منھا ''ترجمہ: داڑھی کا نہ مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا۔
(اتحاف السادۃ المتقین،ج2،ص419،دارالفکر ،بیروت)
(المفہم،ج1،ص512،دارابن کثیر، بیروت)

امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں''لایحل للرجل ان یقطع اللحیۃ ''مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے۔ (درمختار بحوالہ البزازیہ،ج2،ص250،مطبع مجتبائی، دہلی)

درمختار میں ہے''فیہ (ای المجتبیٰ) قطعت شعر راسھا اثمت ولعنت فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی الموثر التشبہ بالرجال ''ترجمہ: مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہ گار و ملعونہ ہو جائے، بزازیہ میں فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشنی حرام ہونے کی علت کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز۔
(درمختار ،ج2،ص250،مطبع مجتبائی ،دہلی)

علامہ علی قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں''حلق اللحیۃ منھی عنہ''ترجمہ: داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔
(شرح الشفاء للقاری ،ج1،ص343،دار الفکر، بیروت)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں''اما حلقھا فمنھی عنہ لانہ عادۃ المشرکین''ترجمہ: داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔
(نسیم الریاض،ج1،ص343،دارالفکر ،بیروت)

اشعۃ اللمعات میں ہے''علت درحرمت حلق لحیہ ہمیں ست''ترجمہ: داڑھی مونڈنے کی وجہ حرمت یہی ہے۔
(اشعۃ اللمعات،ج3،ص572،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

اسی میں ہے''حلق کردن لحیہ حرام ست درویش فرنج وہنود جوالقیان ست کہ ایشاں راقلندریہ گویند''ترجمہ: داڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ فرنگیوں، ہندیوں اور جھولا شاہیوں جو قلندریہ کہلاتے ہیں، کا طریقہ اور روش ہے۔
(اشعۃ اللمعات ،ج1،ص212،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے''یحرم حلق لحیۃ ''ترجمہ: داڑھی مونڈنا حرام ہے۔
(فتح المعین شرح قرۃ العین ،ص219،مطبعۃ عامر الاسلام ،پور ہرس)

دلیل نمبر 12: داڑھی منڈانے میں عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت حرام۔

داڑھی منڈانا عورتوں سے مشابہت ہے:

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''داڑھی منڈانا زنانی صورت بنانا اور عورتوں سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع، چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت و بدن میں ظاہر کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں ما بہ الامتیاز یہی چوٹی داڑھی ہے۔اسی طرح تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((ان للہ ملئکۃ تسبیحھم سبحن من زین الرجال باللحی والنساء وبالقرون والذوائب)) ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔
(تبیین الحقائق،ج8،ص331،کتاب الجنایات)

بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت

داڑھی نہیں نکال سکتی۔ (فتاوی رضویہ،ج22،ص664،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

قوت القلوب میں ہے ''اللحیة من تمام خلق الرجال وبها تمیز الرجال من النساء فی ظاهر الخلق '' داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہری صورت میں۔ (قوت القلوب،ج1،ص142)

عورتوں سے تشبہ حرام:

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**لعن اللہ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشابهات من النساء بالرجال**)) ترجمہ: اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔

(صحیح البخاری،ج2،ص874،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

صحیح بخاری میں ہے ((**لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بیوتکم**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا انھیں اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

(صحیح البخاری،ج2،ص874،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((**لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر کہ مرد کا۔ (سنن ابی داؤد،ج2،ص210،آفتاب عالم پریس، لاہور)

سنن ابوداؤد میں ہے ((**قیل لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها ان امرأة تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الرجلة من النساء**)) ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

(سنن ابی داؤد،ج2،ص21،آفتاب عالم پریس،لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**اربعة یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبهون من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال والذی یاتی البهیمة والذی یاتی بالرجل**)) ترجمہ: چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔

(شعب الایمان،ج4،ص356،دارالکتب العلمیہ، بیروت)

دلیل نمبر 13: داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار میں ان سے تشبہ ہے اور شعار کفار میں ان سے تشبہ حرام ہے۔

بدائع امام ملک العلماء وشرح منسک متوسط میں ہے ''حلق اللحیة تشبه بالنصاریٰ '' ترجمہ: داڑھی منڈانی نصاریٰ کی سی صورت بنانی ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الحج،ج2،ص141،ایچ ایم سعید کمپنی،کراچی)
(المنسک المتوسط،ص152، دارالکتب العربی،بیروت)

درمختار میں ہے'' داڑھی نہ رکھنا یہود وہنود کا کام ہے''

(درمختار،ج1،ص152،مطبع مجتبائی، دہلی)

اس کے تحت علامہ طحطاوی نے فرمایا'' التشبه بهم حرام '' ترجمہ: ان سے تشبہ حرام ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار،ج1،ص460،دارالمعرفۃ،بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**جعل الذل والصغار علی من خالف امری ومن تشبه بقوم فهو منهم**)) ترجمہ: رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انھیں میں سے ہے۔

(صحیح البخاری،ج1،ص408،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے'' ای من تشبه بالکفار فی اللباس وغیره فهو منهم '' ترجمہ: جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انھیں کافروں میں سے ہے۔ (مجمع بحار الانوار،ج3،ص178، مکتبہ دارالایمان،مدینہ المنورۃ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((**ليس منا من تشبه بغير نا لاتشبهوا باليهود ولا بالنصارى فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع وتسليم النصارى الاشارة بالاكف** " ترجمہ: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے، نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں سے۔

(جامع الترمذی، ج2، ص94، آفتاب عالم پریس، لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم فرماتے ہیں ((**ليس منا من عمل بسنة غيرنا**))

ترجمہ: جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

(الفردوس، ج3، ص415، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سوال: داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا کیسا ہے؟

جواب: داڑھی کم از کم ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اور کترواکر ایک مٹھی سے کم کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلقاً داڑھی بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((**انهكوا الشوارب واعفوا اللحى**)) مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

(صحیح البخاری، ج2، ص875، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

دو جلیل القدر صحابہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ کر اس مجمل کی تفسیر کر دی کہ احادیث میں جو داڑھی بڑھانے کا امر فرمایا گیا وہ کم از کم ایک مٹھی تک ہے۔ سنن ابوداؤد میں مروان بن سالم سے مروی ہے فرماتے ہیں ((**رأيت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما يقبض على لحيته فيقطع مازاد على الكف**)) میں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر زائد بالوں کو کاٹ ڈالا کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد، ج1، ص321، مطبوعہ آفتاب عالم پریس، لاہور)

یہ حدیث پاک صحیح بخاری میں ان الفاظ کے ساتھ ہے ((**عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال خالفوا المشركين وفروا اللحى وأحفوا**

الشوارب وكان ابن عمر إذاحج أواعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه)) ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مُٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے تھے۔

(صحیح بخاری، جلد2، صفحہ398، مکتب مطبوعہ، لاہور)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ((**كان ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه يقبض على لحيته ثم ياخذ مافضل عن القبضة**)) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ کر مٹھی سے زائد حصہ کو کتر ڈالتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج8، ص374، ادارۃ القرآن، کراچی)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مقدار کا بیان غیر قیاسی ہے یعنی قیاس و عقل سے بیان نہیں ہو سکتا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایسا قول یا فعل جو غیر قیاسی ہو حدیث مرفوع کے حکم میں ہے، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ داڑھی کو بڑھاؤ اور دوسرے مقام پر اس کی تفسیر کر دی کہ یہ بڑھانے کا حکم ایک مٹھی تک ہے۔ بلکہ یہ ایک مٹھی سے زائد کو کم کرنا خود حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ ان آثار کو نقل کرنے کے بعد صاحبِ فتح القدیر فرماتے ہیں "انه روى عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم " ترجمہ: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

(فتح القدیر، ج2، ص270، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

حاصل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گویا کہ ایک مٹھی داڑھی رکھنے کا امر ارشاد فرمایا اور الامر للوجوب یعنی امر وجوب کے لئے آتا ہے۔

حاشیۂ طحطاوی علی المراقی میں ہے "الاخذ من اللحية وهى دون القبضة كما فعله بعض المغاربه ومخنثة الرجال فلم يبحه احد " داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغاربہ اور ہیجڑے ایسا کرتے ہیں کسی کے نزدیک حلال نہیں۔

(طحطاوی، ص681، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

فتح القدیر میں ہے ''الاخذ منھاوھی دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال '' ترجمہ: داڑھی تراشنا یا کترنا کہ مشت کی مقدار سے کم ہوجائے ناجائز ہے جیسا کہ بعض مغربیت زدہ لوگ اور ہیجڑے کرتے ہیں۔

(فتح القدیر،ج2،ص270،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب ست وآنکہ آنرا سنت گویند بمعنی طریقہ مسلوك دین ست یا بجهت آنکہ ثبوت آں بسنت ست،چنانکہ نماز عید را سنت گفتہ اند '' ترجمہ: داڑھی ایک مشت کی مقدار رکھنا واجب ہے اور جو اسے سنت کہتے ہیں وہ اس معنی میں ہے کہ یہ دین میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے یا اس وجہ سے کہ اس کا ثبوت سنت نبوی سے ہے جیسا کہ نماز عید کو سنت کہا جاتا ہے (حالانکہ وہ واجب ہے)۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ،ج1،ص212،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

امام اہلسنت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرت عبداللہ بن عمر وحضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے افعال واقوال اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ ومحرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعامہ کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد یکمشت ہے،ابھی نصوص علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا۔

(فتاوی رضویہ، ج22،ص655،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

امام اہلسنت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''داڑھی کا طول ایک مشت یعنی ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے اس سے کم کرانا حرام ہے''

(فتاوی رضویہ، ج22،ص606،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

ایک اور مقام پر فرمایا ''ریش (داڑھی شریف) ایک مشت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے اس سے کمی ناجائز''

(فتاوی رضویہ،ج22،ص581،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

صدر الشریعہ بدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''داڑھی ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے حدیث میں ارشاد ہوا: احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ درمختار میں ہے: یحرم علی الرجل قطع لحیته۔ فتح القدیر و بحر الرائق و شرنبلالیہ و درمختار میں ہے: الاخذ من اللحیةوھی دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثةالرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل مجوس الاعاجم اليهود والهنود وبعض اجناس الافرنج ''یعنی ایک مشت سے کم کرنا کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا یہ مجوسیوں اور ہندؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔ ''حلق کردن لحیہ حرام ست وروش فرنج وهنود وجوالقیان ست کہ ایشان را قلندریہ گویند۔۔۔غرض داڑھی منڈانا حرام اور بعد اصرار کبیرہ وفسق۔۔۔اور بالاعلان ہونا خود عیاں ،عیاں را چہ بیاں اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب۔

(فتاوی امجدیہ، ج1،ص114،مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: جو امام داڑھی منڈاتا ہو یا کترواکر ایک مٹھی سے کم کرواتا ہو اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے یعنی پڑھنا گناہ اور پڑھ لی تو اس کا لوٹانا واجب، کیونکہ داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز کا یہی حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((**لا یؤم فاجر مؤمناً الا ان یقھرہ بسلطان یخاف سیفه او سوطه**)) ترجمہ: ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اس کو بزورِ سلطنت مجبور کردے کہ اس کی تلوار یا کوڑے کا ڈر ہو۔

(سنن ابن ماجہ،ص77،مطبوعہ آفتاب عالم پریس،لاہور)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا((**اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم**

فیما بینکم وبین ربکم)) ترجمہ: اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ تمہارے وسائط ہیں تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے درمیان۔

(سنن دار قطنی ،ج2،ص88،مطبوعه نشر السنة،ملتان)

غنیۃ المستملی میں ہے"لو قدموا فاسقاًیاثمون،بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم "اگر فاسق کو امام بنایا تو وہ گناہ گار ہوں گے،اس بنا پر کہ فاسق کو امام بنانے کی کراہت کراہت تحریمی ہے۔ (غنیه المستملی شرح منیة المصلی،ص279،مجتبائی،دہلی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ"جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرح سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے اس کا امام کرنا نماز میں شرعاً کیا حکم رکھتا ہے"تو جواباً ارشاد فرمایا۔"وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام کرنا گناہ،اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی"

(فتاوی رضویه ،ج6،ص544،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: ایسا بچہ جو بالغ ہو مگر اس کی داڑھی نہ آئی ہو تو اسے امام بنا سکتے ہیں؟

جواب: مذکورہ بالغ بچے کو امام بنا سکتے ہیں البتہ اگر یہ خوبصورت امرد ہو تو بہتر ہے اسے امام نہ بنایا جائے۔امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ"زید کی عمر اٹھارہ سال کی ہے اور حافظ ہے، داڑھی نہیں ہے۔آیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟"

جواباً ارشاد فرمایا:"اگر حسین وجمیل خوب صورت ہو کہ فساق کے لئے محل شہوت ہو تو اس کی امامت خلاف اولی ہے ورنہ نہیں۔درمختار میں ہے"تکره خلف امرد"(امرد کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔)ردالمحتار میں ہے"قال الرحمتی المراد به الصبیح الوجه لانه محل الفتنة "شیخ رحمتی نے کہا امرد سے مراد خوبصورت چہرے والا لڑکا ہے کیونکہ وہ فتنے کا محل ہے۔"

(فتاوی رضویه،جلد6،صفحه545،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:"زید بالغ ہے مگر ابھی اس کی داڑھی نہیں نکلی ہے تو اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟"جواباً فرماتے ہیں:"زید اگر بالغ صحیح

العقیدہ،صحیح الطہارۃ،صحیح القراءت ہے اور اس میں کوئی وجہ مانع امامت نہیں تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی اگرچہ ابھی داڑھی نہیں نکلی ہے۔"

(فیض الرسول، جلد1،صفحه302،شبیر برادرز،لاہور)

سوال: سارے داڑھی منڈے جمع ہو جائیں تو کیا ایک داڑھی منڈے کو امام بنا کر باجماعت نماز ادا کریں یا اکیلے اکیلے نماز ادا کریں؟

جواب: سارے داڑھی منڈے ہوں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھیں ،اگر ایک داڑھی منڈے کو امام بنا کر اس کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس کا اعادہ واجب ہے۔امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں"جب مبتدع یا فاسقِ معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً تنہا تنہا پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم ممنوع بکراہت تحریم اور واجب ومکروہ تحریمی دونوں ایک مرتبہ میں ہیں درء المفاسد اهم من جلب المصالح (مفاسد کو دور کرنا مصالح کے حصول سے اہم ہے)"

(فتاوی رضویه قدیم ،ج3،ص273)

فتاوی فیض الرسول میں ہے"داڑھی منڈانے والے فاسقِ معلن کے پیچھے داڑھی منڈانے والوں کی نفسِ نماز تو ہو جائے گی مگر پڑھنے والے گناہ گار ہوں گے اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔۔لہذا واجب کے لئے مکروہ تحریمی کا ارتکاب نہ کیا جائے کہ مکروہ تحریمی کا اعتناء واجب سے اہم واعظم ہے"

(فتاوی فیض الرسول ،جلد 1،ص259،شبیر برادرز،لاہور)

سوال: داڑھی بالکل نہ رکھنا اور کترواکر ایک مٹھی سے کم کر دینا دونوں ناجائز ہونے میں برابر ہیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب: داڑھی کترنا حرام ہونے میں منڈانے کے مثل ہے مگر تھوڑی کترنے سے سب منڈا دینا سخت وخبیث تر ہے۔امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ

الرحمہ فرماتے ہیں ''داڑھی کم از کم چار انگل چھوڑنا واجب ہے اور اس کم رکھنا جائز نہیں، حرام ہونے میں یہ بھی منڈانے کے مثل ہے اگر چہ منڈانا خبیث تر ہے''
(فتاوی رضویہ،ج22،ص689،رضا فائونڈیشن،لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں ''تھوڑی کترنے سے سب منڈا دینا سخت وخبیث تر ہے کہ حرام حرام میں فرق ہوتا ہے بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے''
(فتاوی رضویہ،ج22،ص606،رضا فائونڈیشن،لاہور)

سوال: چہرے کے کون سے بال داڑھی میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: داڑھی تین جگہ پر ہوتی ہے (1) قلموں سے نیچے کنپٹیوں پر (2) جبڑوں پر (3) ٹھوڑی پر۔ کانوں پر یا گالوں پر اُگنے والے بال داڑھی میں شامل نہیں لہذا ان کو کاٹنے میں حرج نہیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ ہوتا ہے، جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے (بال) ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں، یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا وممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانبِ ذقن (ٹھوڑی کی جانب) جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوتِ نامیہ (بڑھنے کی طاقت)، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعثِ تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے، جو شرعاً پسندیدہ نہیں''
(فتاوی رضویہ،ج22،ص596،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: زید داڑھی منڈاتا ہے اور یہ عذر بیان کرتا ہے کہ اگر داڑھی شرع کے

مطابق ہو اور باطن برا ہو، اس سے بہتر ہے کہ داڑھی خلاف شرع اور باطن آراستہ ہو۔

جواب: اس طرح کے عذر کے جواب میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''عذر مذکور فی السوال ہرگز قابلِ اعتبار نہیں بلکہ قائل کی سفاہت وضلالت پر دال ہے، اس میں شک نہیں کہ اصلاحِ باطن آرائشِ ظاہر سے اہم تر، مگر اس کے ساتھ افسادِ ظاہر وارتکابِ محرمات وممنوعات کی کس نے اجازت دی، کیا تعمیلِ حکمِ شرع واتباعِ سنت شارع کہ داڑھی بڑھانے اور نیچی رکھنے میں پائی جاتی ہے آراستگیِ باطن میں کچھ خلل انداز ہے، بلکہ وہ اپنے اس دعویٰ ہی میں جھوٹا ہے کہ باطن میرا راستہ ہے کہ اگر فی الواقع باطن اس کا مزین اور بحکم خدا اور سول منقاد ہوتا تو اتباعِ سنت چھوڑ کر شعارِ کفر وشرک وبدعت کی پیروی پسند نہ کرتا اور حکمِ شرع سن کر سر جھکاتا، اپنے فعلِ شنیع پر مصر نہ ہوتا اور ایسے بے ہودہ عذروں کو سپر (ڈھال) نہ بناتا استغفر اللہ ایسے اعذارِ باردہ موجبِ تحلیلِ محرمات نہیں ہو سکتے، نہ اس سے وبال میں کچھ کمی ہو بلکہ موجبِ زیادت نکال ہیں کہ جب ارتکابِ ممنوع کے ساتھ ندامت واعتراف کا جرم لاحق ہو تو باعثِ تخفیفِ عذاب اور عزم مع ترک موجب محوِ گناہ ہو جاتی ہے اور جب حکمِ شرع کے سامنے گردن نہ جھکائیں بلکہ باصرار پیش آئیں اور ایسے جھوٹے بہانوں کا دامن پکڑیں تو شامت اس کی ایک سے ہزار ہو جاتی ہے''
(فتاوی رضویہ،ج22،ص573،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی بڑھانا کیسا ہے؟ اور ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو اس کا ترشوانا کیسا ہے؟

جواب: ایک مٹھی سے بڑھانا خلاف افضل ہے اور اس کا ترشوانا سنت ہے۔ ہندیہ میں ہے ''القص سنة فيها وهو ان يقبض لحيته فما زاد منها على قبضة قطعه'' ترجمہ: داڑھی کے زائد حصہ کو کتر دینا سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ بقدر ایک مشت داڑھی چھوڑ کر باقی زائد کو کتر ڈالے۔ (فتاوی ہندیہ،ج5،ص358،نورانی کتب خانہ،پشاور)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''بالجملہ ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصلِ مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب اور اس سے زائد رکھنا خلافِ افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہو جاتی ہے اس خلافِ اولیٰ سے بالضرورۃ مستثنیٰ ہونا چاہیے ورنہ کس چیز کا تراشنا سنت ہوگا''

(فتاوی رضویہ،ج22،ص589،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

ہاں زائد اگر طولِ فاحش حدِ اعتدال سے خارج ہو تو خلافِ سنت ومکروہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ میں ہے''اس (ایک مٹھی) سے زائد اگر طولِ فاحش حدِ اعتدال سے خارج بے موقع بدنما ہو تو بلاشبہہ خلافِ سنت ومکروہ کہ صورت بدنما بنانا، اپنے منہ پر دروازۂ طعن مسخریہ کھولنا، مسلمانوں کو استہزاء وغیبت کی آفت میں ڈالنا، ہرگز مرضیِ شرعِ مطہر نہیں''

(فتاوی رضویہ،ج22،ص581،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

اسی میں ایک اور مقام پر ہے''جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حدِ تناسب سے خارج وباعث انگشت نمائی ہو مکروہ وناپسند ہے۔

(فتاوی رضویہ،ج22،ص655،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

امام قاضی عیاض پھر امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں''تکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما تکرہ فی قصھا و جزھا ''ترجمہ: داڑھی کو حدِ شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کتروانا اور کاٹنا مکروہ ہے۔

(شرح مسلم للنووی مع صحیح مسلم ،ج1،ص129،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

سوال: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مٹھی سے زائد داڑھی شریف کاٹنا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشت سے زائد داڑھی شریف تراشنا ثابت ہے۔ کتب صحہ ستہ کی مشہور کتاب جامع الترمذی کی حدیث میں

ہے((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأخذ من لحیتہ من عرضھا وطولھا)) ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے طول وعرض میں سے کچھ لیتے تھے۔ یعنی کاٹتے تھے۔

(جامع الترمذی،جلد05،صفحہ94،مطبوعہ، مصر)

اس حدیث کے تحت مرقاۃ میں ہے''قید الحدیث فی شرح الشرعۃ بقولہ اذا زاد علی قدر القبضۃ و جعلہ فی التنویر من نفس الحدیث ،وزاد فی الشرعۃ وکان یفعل ذلك فی الخمیس او الجمعۃ ولا یترکہ مدۃ طویلۃ ''ترجمہ: شرح الشرعۃ میں حدیث کو اس قید کے ساتھ مقید کیا ہے کہ یہ کاٹنا اس وقت ہوتا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی شریف کے بال ایک مشت سے زائد ہو جاتے، التنویر میں اس قید کو حدیث کا حصہ بنایا ہے، اور الشرعۃ میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعرات اور جمعہ کو داڑھی شریف کے بال مبارک تراشتے تھے اور ان کو طویل مدت تک نہیں چھوڑتے تھے۔

(مرقاۃ المفاتیح،ج8،ص223،المکتبۃ الحبیبیہ، کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں''علماء فرماتے ہیں یہ اس وقت ہوتا تھا جب ریشِ اقدس ایک مشت سے تجاوز فرماتی بلکہ بعض نے یہ قیدِ نفسِ حدیث میں ذکر کی'' (فتاوی رضویہ،ج22،ص590،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: سنا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک ایک مٹھی سے زیادہ کبھی نہ ہوئی یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی شریف پیدائشی ہی ایک مٹھی تھی، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: یہ بات بے اصل ہے۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''یہ امر محض بے اصل ہے، حدیثِ مذکور ترمذی اس کا صریح رد ہے کہ اگر قبضہ سے کبھی زائد نہ ہوتی تو عرض وطول سے لینا کیوں کر متصور تھا''

(فتاوی رضویہ،22،ص590،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی مدارج النبوۃ، ج۱،ص۱۴ پر یہی لکھا ہے کہ یہ بات ثابت نہیں۔

سوال: مٹھی سے زائد داڑھی کو کاٹنا ہوتو کیسے کاٹیں گے؟

جواب: مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنی ہوتو مٹھی میں ٹھوڑی کا کوئی حصہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ ٹھوڑی پر لٹکے ہوئے بال مٹھی میں پکڑ کر زائد بال کاٹ دیئے جائیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے ''پُر ظاہر کے مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے لی جائے گی یعنی چھوٹے ہوئے بال اس قدر ہوں، وہ جو بعض بے باک جہال لبِ زیریں (نچلے ہونٹ) کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر چار انگل ناپتے ہیں کہ ٹھوڑی کے نیچے ایک ہی انگل رہے یہ محض جہالت اور شرعِ مطہر میں بے باکی ہے'' (فتاوی رضویہ،ج22،ص581،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: خط کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: چہرے پر جو فالتو بال ہوتے ہیں ان کے صاف کروانے کو خط کہتے ہیں اور یہ جائز ہے۔ بہارشریعت میں ہے ''چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا کہتے ہیں'' (بہار شریعت، حصہ16،ص585،مکتبۃالمدینہ، کراچی)

بعض بھائی خط کراتے ہوئے گلے کے بال مونڈواتے ہیں اس کے بارے میں صدرالشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''بہتر یہ ہے کہ گلے کے بال نہ مونڈائے انہیں چھوڑ رکھے'' (بہار شریعت، حصہ16،ص585،مکتبۃالمدینہ، کراچی)

سوال: داڑھی میں ایک دو سفید بال ہوں تو ان کو اکھیڑنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((**لا تنتفوا الشیب**)) ترجمہ: سفید بال نہ اکھیڑو۔ (سنن ابی داؤد،ج2،ص222،آفتاب عالم پریس،لاہور)

بہارشریعت میں ہے ''سپید بالوں کو اکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ ہے ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو جائز ہے'' (بہار شریعت، حصہ16،ص587،مکتبۃالمدینہ، کراچی)

سوال: داڑھی شریف کا مذاق اڑانا اور اس کی توہین کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی شریف کی توہین کرنا یا اس کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے ''اگر داڑھی (ایک مٹھی تک) چھوڑنے یا نیچی (بڑی) رکھنے کی تحقیر (کرے گا) اور ان لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں (یعنی داڑھی رکھتے ہیں، ان سے) استہزا اور انہوں تشبیہات وتمثیلاتِ قبیحہ سے یاد کرے گا تو قطعاً کافر ہے کہ یہ سنن سے ہے اور اس کی سنیت قطعی الثبوت، ایسی سنت کی توہین وتحقیر اور اس کے اتباع پر استہزا بالاجماع کفر کما ھو مصرح فی الکتب الفقھیۃ والکلامیۃ (جیسا کہ فقہ اور علمِ کلام کی کتابوں میں صراحتًہ یہ مذکور ہے)، عورت اس کی نکاح سے نکل جائے گی اور بعد اس کے جو بچے ہوں گے اولادِ حرام ہوں گے، اہلِ اسلام کو اس سے معاملۂ کفار برتنا لازم، بعدِ مرگ اس کی جنازہ کی نماز نہ پڑھے اور مقابرِ مسلمین میں دفن نہ کریں بلکہ جہاں تک ممکن اس جنازہ ناپاک کی تذلیل کریں کہ اس نے ایسے عزت والے پیغمبر افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو ذلیل سمجھا العیاذ باللہ'' (فتاوی رضویہ،ج22،ص574،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے اسی طرح کا سوال ہوا کہ ''زید نے داڑھی شریف کے بارے میں کہا کہ میں داڑھی نہیں رکھوں گا مجھے ان خفاش (چمگاڈر) کے پروں کی ضرورت نہیں، یہ داڑھی کی توہین ہے یا نہیں؟ زید عذر کرتا ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا'' تو جواباً ارشاد فرمایا ''داڑھی کے ساتھ استہزاء بھی ضرور کفر ہے، زید کا ایمان زائل (برباد) اور نکاح باطل (ٹوٹ گیا) اور عذرِ جہل (مسئلہ معلوم نہ ہونے کا عذر) غلط وعاطل (بے کار ہے) کہ زید نہ کسی دور دراز پہاڑ کی تلی کا رہنے والا ہے، نہ ابھی تازہ ہندو سے مسلمان ہوا ہے کہ اسے نہ معلوم ہو کہ داڑھی شعارِ اسلام ہے، اور شعارِ اسلام سے استہزاء (ہنسی مذاق) اسلام سے استہزاء ہے۔ ہاں یہ ممکن ہو کہ اس سے نکاح ٹوٹ جانا نہ جانتا ہو، مگر اس کا نہ جاننا اس کے نکاح کو محفوظ نہ رکھے گا، شیشے پر پتھر پھینکے

شیشہ ضرور ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے''
(فتاوی رضویہ،ج21،ص215،216،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو''
(بہار شریعت،حصہ9،ص86،ضیاء القرآن،لاہور)

صدرالشریعہ علیہ الرحمہ داڑھی کا مذاق اڑانے والوں کو بڑے پیارے انداز میں نصیحت فرماتے ہیں''بعض داڑھی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں، شریعت کے مطابق داڑھی رکھنے پر پھبتیاں کستے ہیں، داڑھی منڈانا حرام تھا گناہ تھا، مگر یہ تو سوچو یہ تم نے کس چیز کا مذاق اڑایا، کس کی توہین و تذلیل کی، اسلام کی ہر بات اٹل ہے اور اس کے تمام اصول و فروع مضبوط ہیں، ان میں کسی بات کو برا بتانا اسلام کو عیب لگانا ہے، تم خود سوچو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہو جائے گا، کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے گی''
(بہار شریعت،حصہ16،ص586،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: بعض لوگوں کو داڑھی منڈانے سے منع کیا جائے تو کہہ دیتے ہیں ﴿**کلا سوف تعلمون**﴾ اور مراد یہ لیتے ہیں کہ کلا صاف کرو، ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے''داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿**کلا سوف تعلمون**﴾ اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو، یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر''
(بہار شریعت،حصہ9،ص87،ضیاء القرآن،لاہور)

سوال: کوئی شخص یہ کہے کہ داڑھی منڈانا سنت ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی منڈانے کو سنت کہنا کلمۂ کفر ہے۔
(فتاوی رضویہ،ج15،ص266،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح کہ سکھ وغیرہ کرتے ہیں کیسا ہے؟

جواب: داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے۔ حدیث پاک میں ہے((**ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریء منہ**)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا''اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلا گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید، گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہے۔
(سنن النسائی،ج2،ص276،نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے''داڑھی غیر جہاد میں چڑھانا ناجائز وممنوع، ایسے شخصوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لوگوں کو خبر دے دو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں رواہ الترمذی'' (فتاوی رضویہ،ج22،ص573،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

بہار شریعت میں ہے''داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے۔
(بہار شریعت،حصہ16،ص585،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''عقد لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اھل الدین وتشبہ بھم وقیل کانوا یعقدون فی الحروب فی زمن الجاھلیۃ تکبرا وتعجبا فامروا بارسالھا وذلک من فعل الاعاجم وقال التورپشتی یقتلونھا کذا فی مجمع البحار والاول ھو الوجہ''ترجمہ: داڑھی باندھنے سے مراد

اکثر اہل علم کے نزدیک کسی دوا وغیرہ سے اسے پیوست کرنا یا جوڑنا ہے اور اسے بایں وجہ ناپسند فرمایا کہ یہ ان لوگوں کا فعل ہے اور طریقہ ہے جو دیندار نہیں اور ان کی مشابہت اختیار کرنی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے ایام گرما میں از راہ تکبر و عجب اپنی داڑھیوں کو باندھ دیا کرتے تھے اس لئے انھیں داڑھیاں کھلی اور آزاد چھوڑے رکھنے کا حکم دیا گیا اور یہ عجمیوں کی روش تھی اور طریقہ تھا اور علامہ توریشتی نے فرمایا لوگ ان کو مثل فتیلہ کے بٹ دیا کرتے تھے یونہی مجمع البحار میں مذکور ہے۔ اور پہلا قول ہی اصل سبب اور وجہ ہے۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح ،ج2،ص50مکتبہ المعارف العلمیہ، لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں'' محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار و رسول کردگار جل وجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم ہو بجا ہے۔

(فتاوی رضویہ،ج22،ص650،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: سفید داڑھی کو کالا خضاب (کالی مہندی) لگانا کیسا ہے؟

جواب: داڑھی اور سر کے بالوں کو کالا کرنا حرام ہے،صرف مجاہد کو اجازت ہے اور وہ بھی صرف حالتِ جہاد میں ۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ابو قحافہ رضی اللہ تعالی عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا((**غیروا ھذا بشئ واجتنبوا السواد**)) اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

(صحیح مسلم ،ج2،ص199،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((**ان اللہ تعالی لا ینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیامۃ**)) جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالی روز قیامت اس

کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (کنز العمال، ج6،ص671،موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں((**من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیامۃ**)) جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالی روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ (مجمع الزوائد، ج5،ص63، ا دار الکتاب العربی، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں''صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ ناطق''

(فتاوی رضویہ، ج10،ص30،مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: داڑھی میں سرخ یا زرد رنگ کی مہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب: سرخ یا زرد مہندی داڑھی شریف میں لگانا سنتِ مستحبہ ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں((**الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر**)) زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا ہے اور سیاہ خضاب کافروں کا ہے۔

(المستدرك للحاکم،ج5،ص482،دارالفکر ،بیروت)

ابوداؤد شریف میں ہے((عن ابن عباس ، **قال:مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء ، فقال:ما أحسن ھذا قال:فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم، فقال:ھذا أحسن من ھذا ، قال:فمر آخر قد خضب بالصفرۃ، فقال:ھذا أحسن من ھذا کلہ**)) ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص گذرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا،ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے،پھر ایک دوسرا شخص گذرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا تھا،فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے،پھر ایک تیسرا شخص گذرا جس نے زرد خضاب کیا تھا،فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔

(سنن أبی داود، جلد4،صفحہ86،المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

بخاری شریف میں ہے((عن أبی هريرة ، يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال:إن اليهود،والنصاری، لا يصبغون، فخالفوهم)) ترجمہ:بے شک یہود ونصاری خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔

(صحیح بخاری،ج2،ص462،دارالکتب العلمیه،بیروت)

ابوداؤد شریف میں ہے((عن أبی ذر ، قال:قال رسول الله صلی الله عليه وسلم:إن أحسن ما غير به هذا الشيب الحناء ، والكتم)) ترجمہ:سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے۔

(سنن أبی داود،جلد4،صفحه85،المکتبة العصرية،بیروت)

شامی میں ہے''اما الحمرة فهو سنة الرجال و سيما المسلمين ''ترجمہ: رہی سرخی کی بات تو یہ مردوں کے لئے خصوصاً مسلمانوں کے لئے سنت ہے۔

(شامی،ج5،ص482،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں''مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنتِ مستحبہ ہے''

(فتاوی رضویه،ج23،ص484،مطبوعه: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: بچی کو منڈانا کیسا ہے؟ اور بچی کے اردگرد بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ دونوں داڑھی شریف میں شامل ہیں اور ان کا منڈانا داڑھی کا منڈانا ہے۔فتاوی عالمگیری میں ہے''نتف الفنيكين بدعة وهو جنب العفقةوهی شعر الشفة السفلی ''ترجمہ:دونوں کوٹھوں کو اکھاڑنا بدعت ہے اور وہ بچی کے دونوں جانب بال ہیں اور بچی نچلے ہونٹ کے بال ہیں۔

(فتاوی ہندیه،ج5،ص358،نورانی کتب خانه،پشاور)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''یہ(بچی کے اردگرد)بال بداہۃً سلسلۂ ریش میں واقع ہیں کہ اس سے کسی طرح امتیاز نہیں رکھتے تو انہیں داڑھی سے جدا ٹھہرانے کی کوئی وجہ وجیہ نہیں،وسط میں جو بال ذرا سے چھوڑے جاتے ہیں

جنہیں عربی میں عنفقۃ اور ہندی میں بچی کہتے ہیں داخلِ ریش ہیں کما نص عليه امام العينی وعنه نقل فی السيرة الشامية (جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے اس کی تصریح فرمائی اور ان سے سیرتِ شامیہ میں نقل کیا گیا)،ولہذا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ جو کوئی انہیں منڈاتا اس کی گواہی رد فرماتے کما ذکرہ الشیخ المحدث فی مدارج النبوۃ(جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں اس کو ذکر فرمایا)، تو بیچ میں یہ دونوں طرف کے بال جنہیں عربی میں فنیکین،ہندی میں کوٹھے کہتے ہیں کیونکر داڑھی سے خارج ہو سکتے ہیں،داڑھی کے باب میں حکم احکم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعفوا اللحی واوفروا اللحی(داڑھیاں بڑھاؤ اور زیادہ کرو)ہے،تو اس کے کسی جز کا مونڈنا جائز نہیں لاجرم علماء نے تصریح فرمائی کہ کوٹھوں کا نتف یعنی اکھیڑنا بدعت ہے،امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے شخص کی گواہی رد فرمائی''

(فتاوی رضویه،22،ص597،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

بہار شریعت میں ہے''بچی کے اغل بغل کے بال مونڈانا یا اکھیڑنا بدعت ہے''

(بہار شریعت،حصه16،ص585،مکتبةالمدینه،کراچی)

سوال:اگر بچی کے بال اتنے طویل اور کثیر ہو جائیں کہ کھانے پینے میں رکاوٹ بنیں تو کیا ان کو کاٹنا جائز ہے؟

جواب:اگر بچی کے بال اتنے طویل اور کثیر ہو جائیں کہ کھانے پینے اور کلی کرنے میں رکاوٹ بنیں تو انہیں بقدرِ حاجت کاٹنا جائز ہے۔خزانۃ الروایات میں ہے''يجوز قص الاشعار التی كانت من الفنيكين اذا زحمت فی المضمضة او الاكل او الشرب ''ترجمہ:اگر نچلے ہونٹ کے دونوں کناروں کے بال کلی کرنے اور کھانے پینے میں رکاوٹ ہوں تو انہیں کترنا جائز ہے۔ (خزانة الروایات،ص561)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''ہاں اگر یہاں بال اس قدر

طویل وانبوہ ہوں کہ کھانا کھانے، پانی پینے، کلی کرنے میں مزاحمت کریں تو ان کا قینچی سے بقدرِ حاجت کم کرنا روا ہے۔'' (فتاوی رضویه، 22، ص599، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: ڈاڑھی منڈے یا مٹھی سے کم داڑھی والے سے میلاد پڑھوانا (نعت خوانی کروانا) کیسا ہے؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے اس طرح کا سوال ہوا تو ارشاد فرمایا ''ان لوگوں سے میلاد شریف نہ پڑھوایا جائے، تبیین الحقائق میں ہے: لان فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً، ترجمہ: اس لئے کہ اس کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ لوگوں پر شرعی طور پر اس کی توہین ضروری ہے۔''
(فتاوی رضویه، 22، ص691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لمحۂ فکریہ:

سوال: داڑھی منڈانا مسلمانوں میں کہاں سے آیا؟

جواب: امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''شک نہیں کہ داڑھی منڈانا کترنا خصلت کفار ہے۔۔۔اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ کی تھی ان سے اور کفار نے سیکھی، جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسریٰ خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے الٹ دیا گیا۔ مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان وسرگرداں دارالکفر ہندوستان میں آ نکلے یہاں کے راجہ نے ان سے تعظیم گاؤ وتحریم مادرودختر وخواہر کا عہد لے کر جگہ دی ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈانا نوروز ومہرگان بنام ہولی ودیوالی منانا، ان میں آگ پھیلانا وغیرہ ذٰلك من الخصال الشنیعه ان سے اڑایا مجوس ایران کہ مسلمان ہوئے تھے ان میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک وافسر وتاراج مال ودختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر اسلام کی عزت وشوکت اسلام کی قوت ودولت اسلام کے تاج ومعراج یعنی

امیر المومنین کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن صبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور شدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست مغچوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ اہل اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین پر تبرا کہے اور خاصے مومنین بنے رہیئے۔ انھوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی، باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں۔ نوروز منائے، داڑھیاں کتروائیں، اتیان ادبار واباحت واعارت واجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر پردہ حریر میں مستور رہا۔

ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہان ہند کے منہ سپید کردئے ہزاروں مارے لاکھوں قید کئے یہاں تک کہ ہندو کے معنی ہی غلام ٹھہر گئے۔ یہاں کے نومسلم مسلم تو ہوگئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے۔ داڑھیاں منڈائیں، بسنت منائیں، سادنی کریں، چنریاں رنگائیں، عورتیں بدلحاظی کے کپڑے پہنیں، کنبے بھر کی سب غیریں سامنے آنے کے واسطے نہیں، شادیوں میں معاذ اللہ فحش، سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت، یہاں تک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہود، اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی، بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود، پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بے قیدی شرع آزادی نفس کے لئے سونے میں سہاگہ، کچھ اتباع فرنگ، کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا۔ لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پائے گا۔ نسلا مجوسی یا مذہبا رافضی یا پوربی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نومسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ نیچری بہر حال اس کا مبدا، ومنبع ومرجع وہی خصلت کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار، جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر مار، آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار، والتوفیق باللہ العزیز الغفار۔
(فتاوی رضویه، ج22، ص643، رضا فائونڈیشن، لاہور)